جلد ۳۴ | ۲۹ ماہ امان ۱۳۲۵ ہش | ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۶۵ ھ | ۲۹ مارچ ۱۹۴۶ء | نمبر ۷۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ماہ امان۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے پاؤں میں درد نقرس کی تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

سیدہ اُم ناصر احمد صاحبہ حرم اول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت قدرے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

آج موضع گھوڑیواہ (متصل قادیان) میں تبلیغی جلسہ ہوا۔ جس میں مرکز سے علماء اور دیگر احباب شامل ہوئے۔

آج بعد نماز مغرب حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ نے محلہ دار الرحمت کی مجلس خدام کا معائنہ فرمایا۔ اور ضروری ہدایات دیں۔ آخر میں چائے اور مٹھائی سے حاضرین کی تواضع کی گئی۔

محمد حنیف صاحب سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دار الفضل کچھ عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی جلالیت و عظمت شان

"حضرت یسعیاہ نبی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جلالیت و عظمت و مظہر تام الوہیت ہونے کے بارے میں اپنے صحیفہ کے باب ۴۲ میں بطور پیشگوئی وحی پا کر یوں بیان کیا ہے۔ دیکھو میرا بندہ جسے میں سنبھالونگا۔ میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہے۔ میں نے اپنی روح اس پر رکھی۔ وہ قوموں پر راستی ظاہر کریگا۔ وہ نہ گھٹے گا اور نہ تھکے گا۔ جب تک راستی کو زمین پر قائم نہ کرے۔ بیابان اور اسکی بستیاں کیدار (یعنی عرب) کے آباد دیہات (جس سے مکہ معظمہ وغیرہ مراد ہیں) اپنی آواز بلند کریں۔ خداوند ایک بہادر کی مانند نکلے گا۔ (خداوند سے مراد ظلی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کیونکہ وہ مظہر اتم الوہیت اور درجہ سوم قرب پر ہیں۔ جیسا کہ کئی دفعہ ہم بیان کر چکے ہیں۔) وہ اپنے دشمنوں پر قوی دکھلائیگا۔ قدیم سے میں خاموش رہا ہوں۔ اور ستایا اور آپ کو روکے گیا پر اب میں اس عورت کی طرح جو درد زہ میں ہو چلاؤنگا۔ میں پہاڑوں اور ٹیلوں کو ویران کر ڈالونگا۔ اور اندھوں کو اس راہ سے جسے وے نہیں جانتے لے جاؤنگا۔

ایسا ہی یوحنا نبی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جلالیت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے بطور پیشگوئی گواہی دی۔ جو انجیل متی باب سوم میں اس طرح پر درج ہے "میں تو تمہیں توبہ کے پانی سے بپتسما دیتا ہوں لیکن وہ جو میرے بعد آتا ہے۔ مجھ سے قوی تر ہے۔ کہ میں اُسکی جوتیاں اٹھانے کے لائق نہیں۔ وہ تمہیں روح قدس اور آگ سے بپتسما دیگا۔ اس پیشگوئی پر محض نادانی کی راہ سے عیسائی لوگ خصومت کرتے ہیں۔ کہ یہ حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں ہے۔ مگر یہ دعوے سراسر باطل و بے بنیاد ہے۔ اول تو حضرت مسیح حضرت یوحنا کے ہمعصر تھے نہ کہ بعد میں آنے والے یا بعد میں ابنیت کا منصب پانے والے۔ ماسوا اس کے ہر ایک شخص آزما سکتا ہے کہ دائمی طور پر سچے طالبوں کو روح قدس اور آتش محبت سے بپتسما دینے والا آسمان کے نیچے صرف ایک ہی ہے یعنی جناب سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جس کے جلال تام کا حضرت مسیح اپنی پیشگوئیوں میں آپ اقرار کرتے ہیں"۔

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔
ایڈیٹر:- غلام نبی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ مطابق ۲۹ ماہ امان ۱۳۲۵ھش

انگلستان اور ہندوستان میں سمجھوتہ کی کامیابی کیلئے دعا

(از ایڈیٹر)

ہندوستان میں انگریزوں اور ہندوستانیوں کے درمیان سیاسی مسائل کے متعلق اس وقت تک کوئی سمجھوتہ نہ ہونے کی وجہ سے جو پریشانی۔ ابتری اور فتنہ و فساد پھیلا ہوا ہے۔ اور جس میں زیادہ نقصان اہل ہند کا ہی ہو رہا ہے۔ اس کے پیش نظر ہر بہی خواہ ملک و وطن کی خواہش ہے۔ کہ انگلستان اور ہندوستان میں ایسی مفاہمت ہو جائے جو دونوں کے لئے آبرومندانہ اور مفید ہو۔

جو لوگ خدا تعالےٰ کی ہستی کے قائل ہیں۔ اور یہ جانتے ہیں۔ کہ اس کے لئے کوئی بات انہونی نہیں۔ اور جب وہ کسی امر کے متعلق یہ چاہے۔ کہ ہو جائے۔ تو اس کے لئے ایسے سامان مہیا کر دیتا ہے۔ جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتے۔ وہ یہ محسوس کرتے ہوئے کہ انگلستان اور ہندوستان کی مفاہمت میں بے عد مشکلات اور پیچیدگیاں حائل ہیں خالق کون و مکان سے بھی التجا کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ وہ اس میں کامیابی عطا کرے۔ یورپ جسے بے دین اور لامذہب کہا جاتا ہے۔ گزشتہ جنگ کے دوران میں اس کے بڑے بڑے متمرد اور سرکش انسانوں پر ایسے کٹھن لمحات آئے جبکہ وہ بے اختیار ہو کر خدائے واحد کو پکار اٹھے۔ اور اس کے آگے سرنگوں ہو کر مصائب اور مشکلات سے مخلصی کی التجائیں کیں۔ اب جبکہ جنگ بند ہو چکی ہے۔ لیکن مابعد جنگ کے حالات نے اور رنگ کی مگر شدت میں پہلے سے بھی زیادہ مشکلات پیدا کر رکھی ہیں۔ اب بھی وہ خدا تعالےٰ کو پکارنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ چنانچہ حال میں جب انگلستان کا وزارتی مشن ہندوستان کو روانہ ہوا۔ تو کنٹربری کے آرچ بشپ نے معہ نو اور بشپوں کے تمام قوم سے اپیل کی۔ کہ گرجاؤں میں اور گھروں میں اکیلے دوکیلے خدا سے دعا کریں۔ کہ وزارتی مشن کے ارکان اور ہندوستان کے لیڈر اپنے مقصد میں کامیاب ہوں۔ اور ہندوستان کی مکمل آزادی کے لئے کوئی قابل قبول حل نکل آئے۔ اسی سلسلہ میں کہا گیا۔

"ہمارا اعتقاد خدا پہ ہے۔ اور چونکہ ہمارا تعلق مسیحی قوم سے ہے۔ اس لئے ہم سب کو مل کر ہندوستان کی کامیابی کے لئے دعا کرنی چاہیئے"۔

اب چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ اہل ہند کو اگر خود اس طرف توجہ نہ پیدا ہوئی تھی تو بشپ صاحبان کی اپیل پر ہی متوجہ ہو جاتے۔ اور نہایت سنجیدگی اور متانت کے ساتھ اس بارے میں خدا تعالےٰ سے استعانت حاصل کرنے کیلئے اسے پکارتے۔ لیکن دوسرے لوگ تو الگ رہے۔ وہ جنہیں ان کے آسمانی صحیفہ میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ اللہ تعالےٰ ہی ہر چیز کے کرنے پر قادر ہے۔ اور جنہیں بتایا گیا ہے۔ کہ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (۲-۱۸۲) یعنی جب میرا کوئی بندہ مجھے ڈھونڈتا ہے۔ تو اسے معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ میں اس کے پاس ہی ہوتا ہوں۔ اور ہر پکارنے والے کی پکار کو قبول کرتا ہوں۔

ان میں سے بھی دین کے بارے میں راہ نمائی کرنے کے دعویدار ایک اخبار نے اسے طعن و تشنیع کا موجب قرار دیتے ہوئے لکھا ہے۔

"انگلستان کے پادریوں نے دعا کے لئے اپیل کر کے اور اپنا تعلق مسیحی قوم سے ظاہر فرما کر ایک بہت بڑی ذمہ داری اپنے سر لی ہے۔ اور ایک بڑا بوجھ سر پر اٹھایا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح کی تعلیم کے بموجب ایمانداروں کی دعا ضرور مقبول ہونی چاہیئے۔ اگر دعا قبول نہیں ہوئی۔ تو سمجھ لینا چاہیئے کہ دعا کرنے والا ایماندار نہیں ہے"۔

حالانکہ اس موقع پہ اس بحث میں پڑنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ کیونکہ اس دعا کے قبول ہونے کی ضرورت انگلستان کے پادریوں کی نسبت ہندوستان کے باشندوں کو بہت زیادہ ہے۔ اور جب اسلام خدا تعالیٰ کی یہ شان پیش کرتا ہے۔ کہ وہ اپنے تمام بندوں کی پکار سنتا ہے۔ خواہ وہ مسلم ہوں۔ یا غیر مسلم۔ تو پھر دعا کی تحریک پر اس قسم کے استہزا کے کیا معنی۔ چاہیئے تو یہ کہ خود مسلمان بھی اس موقع پر دعاؤں سے کام لیں۔ تا ہندوستان میں جو سیاسی انقلاب آنے والا ہے اس میں ان کے مذہبی و ملکی حقوق محفوظ رہیں اور وہ کھائی سے نکل کر کنوئیں میں نہ جا پڑیں۔

یوم التبلیغ برائے غیر مسلم صاحبان

۲۷ شہادت مطابق ۷ اپریل بروز اتوار غیر مسلم صاحبان میں تبلیغ کے لئے دن مقرر کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ اپنے ضروری کاموں کا حرج کر کے بھی یوم التبلیغ منایا جائے۔ یوم التبلیغ کے منائے جانے کا مفہوم یہ ہے۔ کہ تمام دن سوائے حوائج طبعی کے کوئی دوسرا ذاتی کام نہ کیا جائے۔ اور تمام دن پیغام حق پہنچانے میں صرف کیا جائے۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ مرکز سے جو ضروری لٹریچر بھجوایا جائے اسے سمجھدار طبقہ میں تقسیم کریں۔ اور ہر ایک سے عہد لیں کہ وہ اسے پڑھ کر اس پر غور کرے گا۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

الفضل کے خریداران کیلئے ایک ضروری اطلاع

جن احباب کو اخبار الفضل کے دیر سے پہنچنے اور بے قاعدہ وی پی جاری ہونے یا عملہ الفضل کی طرف سے خطوط کے جوابات نہ ملنے کی شکایت ہو ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ صیغہ الفضل نظارت دعوت و تبلیغ کے ماتحت ہے۔ اس لئے وہ اپنی شکایات ناظر دعوت و تبلیغ کے پتے پر تحریر فرمائیں۔ تا ان کی شکایات کا ازالہ کیا جا سکے۔

اس سلسلہ میں یہ امر احباب کو نظر انداز نہ کرنا چاہیئے کہ دیر سے اخبار پہنچنے کی ذمہ داری زیادہ تر مقامی پوسٹ آفس والوں پر عاید ہوتی ہے۔ اسلئے اپنے شہر کے پوسٹ آفس سے پہلے تحقیقات ضرور کر لینی چاہیئے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

کیا؟

آپ کو یہ معلوم ہے۔ کہ اگر آپ اپنے دفتر اول کے بارہویں سال یا دفتر دوم کے سال دوم کا وعدہ ۳۱ مارچ تک مرکز میں سو فی صدی داخل فرمالیں۔ تو آپ کا نام حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کے لئے ۲۶ مارچ تک پیش کر کے شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے نہ کہ ایڈیٹر کو

حضرت یسعیاہ علیہ السلام کی نہایت عظیم الشان پیشگوئیاں

جنگ بدر نے قیدار کی ساری حشمت خاک میں ملا دی

ہندوستانی پادریوں کا دجل

یہ بیان کر دینا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ ہندوستانی پادریوں نے جو تحریف و تبدیل بائیبل میں یورپین پادریوں سے کہیں آگے قدم رکھتے ہیں۔ ان آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے میعاد ایک سال کے اندر محدود کرنے کے لئے پورے دجل سے کام لیا ہے لیکن دروغ گو را حافظہ نباشد صرف چار باب پہلے موآب کی نسبت وہ تین سالہ میعاد بھول گئے۔ اردو تراجم کی نسبت انگریزی تراجم زیادہ محنت اور تحقیق سے کئے گئے تھے۔ انگریزی میں دونوں پیشگوئیوں کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

But now the Lord hath spoken saying within three years as the years of an hireling & the glory of Moab shall be contemned

(Isa 16.14)

For thus hath the Lord said unto me within a year according to the year of an hireling & all the glory of Kedar shall fail

(Isa 21.16)

دونوں آیات کے الفاظ بالکل ایک جیسے ہیں۔ صرف جملوں کی شباہت کے لئے اول الذکر میں ایز (as) اور مؤخر الذکر میں اکارڈنگ ٹو (according to) آیا ہے۔ اور یہ دونوں ہم معنی ہیں اور برابر، مانند، جیسے وغیرہ کے لئے آتے ہیں۔ جس کی تصدیق کسی بڑی سے بڑی انگریزی لغت سے ہو سکتی ہے۔ ان کا مدعا سادہ ترجمہ یہ ہوگا۔ "پر اب خداوند یوں فرماتا ہے۔ کہ تین برس کے اندر جو مزدور کے برسوں کی مانند ہوں، موآب ... کی شوکت گھٹ جائے گی"

"کیونکہ خداوند نے مجھ کو یوں فرمایا کہ ایک برس کے اندر جو مزدور کے برسوں کی مانند ہوں قیدار کی ساری حشمت جاتی رہے گی"۔ لیکن اردو بائیبلوں میں اس کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے۔ "ہنوز ایک برس ہاں مزدور کے سے ایک ٹھیک برس میں قیدار کی ساری حشمت جاتی رہیگی" ہنوز ہاں اور ٹھیک کے الفاظ بلاوجہ ایزاد کر کے عبارت بلحاظ میعاد بہت زوردار بنانے کی ناکام کوشش کی گئی ہے۔

پیشگوئی کا مختصر مفہوم

پہلی قسط میں عرض کیا گیا تھا۔ کہ ان پیشگوئیوں میں ایک ترتیب اور تسلسل ہے اور یہ حضرت یسعیاہ نے بنو اسرائیل کی بھلائی کے لئے بیان فرمائی تھیں۔ دوسرے متعلق الہامی کلام کے پورا ہونے کے نشانات بتانے کے واسطے عرب میں پیش آنے والے ایسے واقعات کی طرف اشارہ کیا۔ جن کا اسرائیلیوں پر بھی بالواسطہ اثر پڑتا تھا۔ ہم بتا چکے ہیں۔ کہ قدیم زمانوں میں عرب اپنے جنوبی اور شمالی ممالک بلکہ تقریباً سارے مشرق و مغرب کے درمیان تجارت کا ذریعہ تھے۔ ان کے قافلوں یا تجارت میں کسی قسم کی روک ان تمام ممالک کی تجارت پر اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی تھی۔ اس لئے بنو اسرائیل کو ایسے واقعات کی طرف توجہ دلائی گئی جن کا ان کے ساتھ تعلق تھا۔ اور قدرتاً انسان ایسے امور سے زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ لہٰذا ان پر یہ ظاہر کیا گیا۔ کہ جب عرب قافلوں کو خطرات لاحق ہوں۔ تو سمجھ لینا کہ دوسرے والی مصیبت آن پہنچی۔ پھر مزید وضاحت اور راہ نمائی کے لئے عربوں کی تجارت میں پیدا ہونے کا وقت بھی بتا دیا۔ یعنی اس وقت جب سرزمین تیمہ کے باشندے ایک ذی شان و مقتدر ہستی کا بڑے اہتمام کے ساتھ استقبال کرینگے۔ پھر لفظ "کیونکہ" کہہ کر استقبال کی وجہ بھی ظاہر کر دی۔ کہ وہ بحیثیت بزدل یا قومی غدار نہیں بھاگا ہوگا۔ بلکہ بے جا ظلم و ستم سے اپنے ساتھیوں کے ساتھ بھاگے گا۔ کسی صاحب اقتدار یا جاہ و حشمت رکھنے والے ظالم کے مقابل پر اس ستم کشیدہ مظلوم کی کھلم کھلا حمایت کرنا کوئی آسان امر نہیں ہے یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ تیمہ والے قیدار جیسی عرب کی بارعب اور پرشوکت قوم کے مظلوم و ستم رسیدہ کی عزت افزائی کرنے کی جرأت کس وجہ سے کرینگے۔ دوبارہ لفظ "کیونکہ" لا کر بتلایا اس لئے کہ میرے خدا نے جس کے مونہہ کی کہی ہوئی باتیں کبھی ٹل نہیں سکتیں۔ مجھے یوں فرمایا۔ کہ ان ظالموں کا یعنی قیدار کا تختہ مزدور کا ایک برس بھی گذرنے نہ پائے گا۔ کہ الٹ دیا جائیگا۔ اور وہ تباہ و برباد ہو جائیں گے۔ گویا تیمہ والے اللہ تعالیٰ کے اس وعدے پر اس قدر کامل ایمان اور یقین رکھتے ہونگے کہ وہ تمام خطرات سے بالکل بے پروا ہو کر اس مظلوم اور اس کے ساتھیوں کی علی الاعلان تعظیم و تکریم اور پیشوائی کریں گے۔

پیشگوئی کا اطلاق

اب یہ دیکھنا ہے کہ کن واقعات اور کس ہستی پر اس پیشگوئی کا اطلاق ہوتا ہے۔ جب حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے دعوےٰ کیا۔ تو آپ پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ اور آپ کے گنتی کے چند ماننے والے قریش مکہ کے مظالم کا تیرہ سال تک تختہ مشق بنے رہے۔ ایک گھاٹی میں محصور کر کے معمولی ضروریات زندگی کھانے اور پانی تک سے روک دیا گیا۔ بسا اوقات مسلمان درختوں کے پتے کھا کھا کر گزارہ کرتے۔ اور انہیں بھیڑ بکریوں کی طرح مینگنیاں آتیں۔ لیکن اسی زمانہ میں بار بار اور مسلسل اسلام کی حیرت انگیز ترقی اور اس کے دشمنوں کی عبرتناک تباہی کی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیشگوئیاں فرماتے رہے۔ وللآخرة خیر لک من الاولیٰ۔ تیرا انجام تیری ابتدا سے بہت بڑھ چڑھ کر ہے بلکہ ظلم ڈھانے والے سرداران قریش کی نسبت پہلی ہی سورۃ جو نازل ہوئی اس میں اعلان کر دیا گیا۔ کلا لئن لم ینته لنسفعا بالناصیة ناصیة کاذبة خاطئة فلیدع نادیه۔ ہرگز ایسا نہ ہوگا۔ اگر وہ باز نہ آیا۔ تو ہم اسے اس کے پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹیں گے۔ پیشانی جو جھوٹی اور خطا کار ہے۔ پس وہ اپنے ہم نشینوں کو اپنی مدد کے لئے بلا لے۔ یعنی ہم ان ظالموں کو بری طرح ذلیل اور ہلاک کر دیں گے۔ اور اس کی آس پاس کی بستیوں نے تکذیب اور مخالفت انتہا تک پہنچا دی۔ سر ولیم میور جیسا معاند اپنی تصنیف "لائف آف محمد" میں الہام کی نسبت لکھتا ہے۔

"ان ایام میں محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنی قوم کے سامنے اس طرح سینہ سپر تھا کہ انہیں بعض اوقات حرکت کی تاب نہ ہوتی تھی۔ اپنی بالآخر فتح کے یقین سے معمور مگر بظاہر بے بس اور بے یار و مددگار اور اس کا چھوٹا سا گروہ اس زمانہ میں گویا ایک شیر کے مونہہ میں تھا۔ مگر اس خدا کی نصرت کے وعدوں پر کامل یقین رکھتے ہوئے جس نے اسے رسول بنا کر بھیجا تھا۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ایسے عزم کے ساتھ اپنی جگہ پر کھڑا تھا۔ جسے کوئی چیز اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتی تھی

نظارہ ایک ایسا شاندار منظر پیش کرتا ہے۔ جس کی مثال سوائے اسرائیل کی اس الٰہ کے اور کہیں نظر نہیں آتی کہ جب اس نے مصائب و آلام میں گھر کر خدا کے سامنے یہ الفاظ کہے تھے کہ اے میرے آقا اب تو میں ہاں صرف میں ہی اکیلا رہ گیا ہوں۔ نہیں بلکہ محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا یہ نظارہ اسرائیلی نبیوں سے بھی ایک رنگ میں بڑھ کر تھا۔ محمد (صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے یہ الفاظ اسی موقعہ پر کہے تھے کہ اے میری قوم کے سردارو تم نے جو کچھ کرنا ہے۔ کر لو۔ میں بھی کسی امید پر کھڑا ہوں۔"

یثرب والوں کی بیعت

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بعثت کے گیارھویں سال میں مکہ کے حج کے موقعہ پر یثرب سے آنے والوں میں سے چھ آدمی ایمان لائے دوسرے سال ان کے ساتھ سات اور شامل ہو کر ایک گھاٹی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بیعت کی۔ یہ بیعت عقبہ اولیٰ کے نام سے مشہور ہے۔ پھر ۱۳ نبوی میں یثرب (مدینہ) کے اور ۷۳ اشخاص اسی مقام پر بیعت ہوئے اور یہ بیعت عقبہ ثانیہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ تمام کے تمام مدینہ کے اوس اور خزرج کے قبیلوں میں سے تھے۔ اور یہ بیعت نہایت مخفی طور پر ہوئیں تھیں۔ دوسری دفعہ مدینہ والوں نے آپ کو مدینہ آنے کی دعوت دی اور عہد و پیمان کیا کہ وہ آپ کی اپنی جانوں کی طرح حفاظت کرینگے۔ جب قریش کو پتہ چلا تو برہم ہوئے۔ مگر ابی بن سلول جسے خود اس کا علم نہ تھا اس نے انہیں اطمینان دلا دیا کہ ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا لیکن جب مدینہ والے واپس چلے گئے تو انہیں یہ ثابت ہو گیا کہ بہت سے مدینہ والوں نے اسلام قبول کر لیا ہے انہوں نے ان کا تعاقب کیا لیکن وہ بہت آگے نکل گئے تھے۔ مکہ کے اکثر مسلمان ہجرت کر کے مدینہ پہنچ گئے۔

رسول کریم کے خلاف قریش کا مشورہ

جب اسلام کا چرچا مدینہ میں ہونے لگا تو قریش کو اندیشہ پیدا ہوا کہ شاید یہ کسی اور مصیبت کا پیش خیمہ نہ ہو اس لئے انہوں نے اس سلسلہ کو ہمیشہ کے لئے مٹا دینے اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا خاتمہ کر دینے کا مصمم ارادہ کر لیا۔ اور اپنی قومی مشورہ گاہ میں جمع ہوئے۔ جو مشورہ کے دوران میں گفتگو ہوئی اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہیں یہ اندیشہ تھا کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو قتل کر دیا گیا تو ان کا قبیلہ خواہ وہ مسلمان نہ ہوں بدلہ لینگے اور ملک میں فساد اور زیادہ بڑھ جائے گا۔ ابوجہل کی رائے پر یہ فیصلہ ہوا کہ ہر قبیلہ کا ایک ایک جوان چنا جائے اور وہ سب تلواریں لیکر یکدم سب کے سب آپ پر ٹوٹ پڑیں اور قتل کر دیں۔ اس طرح آپ کا خون سب قبیلوں پر بٹ جائے گا۔ اور ان کا قبیلہ سب کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہ کریگا۔ بلکہ وہ خون بہا لینے پر مجبور ہوگا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت

اس فیصلہ کے مطابق راتوں رات قریش کے بہادر نوجوانوں نے برہنہ تلواریں لیکر آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مکان کا گھیرا ڈال لیا۔ اور اس انتظار میں تھے۔ کہ آپ باہر نکلیں تو یکدفعہ حملہ کر کے کام تمام کر دیں۔ لیکن آنحضور موقعہ پا کر ان کے درمیان سے تلوار کو کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھنچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے (جیسے ان کے قتل سے بھڑک اٹھنے کا اندیشہ تھا) بھاگ کر اپنے ساتھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ چپ چپ چھپا کر مدینہ کی طرف نکل گئے۔ قریش مکہ نے انہیں مفرور قرار دے کر ان کی گرفتاری کے لئے بہت بڑا انعام مقرر کیا۔ اور بہت لوگوں نے آپ کا تعاقب بھی کیا۔ مگر ناکام رہے۔

یہ بھاگنا کسی غنیم کے خوف سے جو ملک پر حملہ آور ہوا۔ نہیں تھا یہ فرار ایک بزدل اور غدار سپاہی کی طرح میدان جنگ سے نہیں تھا۔ بلکہ آزادی ضمیر کی خاطر تھا۔ جسے قریش نہایت ہی ظالمانہ طریق پر کچلنا چاہتے تھے۔ یہ صداقت کی خاطر تھا۔ جسے مشرکین عرب بزور شمشیر مٹانا چاہتے تھے۔

میور کی تصنیف کے اقتباسات

اب ہم اسلام کے ایک معاند سر ولیم میور کی تصنیف "لائف آف محمدؐ" میں سے اس کے اپنے الفاظ اور اس کی پیشکردہ روایات کے اقتباسات ہجرت سے متعلق دے کر انشاء اللہ یہ ثابت کرینگے کہ حضرت یسعیاہ کی پیشگوئی کس طرح حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات میں لفظ بہ لفظ پوری ہوئی۔ اور اس کا شاہ اسیریا سرجون پر چسپاں کرنا حقیقت کے بالکل خلاف ہے۔ میور لکھتا ہے۔

"دن نکلتے ہی وہ (حضرت محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور آپ کے ساتھی) ایک بدوی ڈیرہ پر پہنچے جس کے دروازہ پر ایک عرب بیوہ نے ادھر سے گزرنے والے مسافروں کی خاطر کھانے پینے کا سامان رکھا ہوا تھا سخت گرمی کا موسم تھا۔ تھکے ماندے اور پیاسے مسافروں کو اس خاتون کے پیشکردہ طعام اور دودھ سے تسکین ہوئی۔ دن کی گرمی کا وقت انہوں نے قدید میں گزارا"۔ صفحہ ۱۳۷۔ "جو وادیاں انہوں نے عبور کیں۔ یا جن گھاٹیوں اور بلندیوں پر سے گزرے اور جن مقامات پر بھاگنے والے نبی نے نمازیں پڑھیں وہ تمام کے تمام اس کے ماننے والوں کے پاک جوش کے باعث حدیثوں میں محفوظ ہیں" صفحہ ۱۶۱ "یہاں ایک منظر پیش آتا ہے۔ جو ان کالی بھیانک چٹانوں اور چوٹیوں سے بالکل مختلف تھا کہ جن کے درمیان سے انہیں گھنٹوں مصیبت سے گزرنا پڑا تھا۔ یہ پرانا شہر یثرب تھا یعنی المدینہ" صفحہ ۱۶۱

پھر میور مدینہ کی سرسبزی و شادابی کا نقشہ کھینچتا ہے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بھاگنے والا نبی کہتا ہے یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ عرب ایسے گرم ملک میں موسم گرما کا سفر کتنا پر صعوبت ہوتا ہے۔ ایسے سفر میں تھوڑا پانی اور کھانا مسافر کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہوتی ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا استقبال

آپ کے مکہ سے بھاگ آنے کی خبریں مدینہ پہنچ چکی تھیں اور مسلمان نہایت شوق سے آپ کی آمد کا انتظار کرنے لگے۔ مسافت کے اندازہ کے مطابق جس دن آپ کے پہنچنے کی امید تھی۔ وہ گھروں سے ہتھیار باندھ کر استقبال کے لئے نکلے۔ قدیم سے عرب میں دستور چلا آتا تھا کہ جب لوگ کسی کا استقبال کرنے کے لئے مسلح ہو کر نکلتے تو اس سے یہ غرض ہوتی کہ وہ اپنے مہمان کو اتنا قابل احترام سمجھتے ہیں۔ کہ اس کے لئے اپنی جان تک قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کئی روز تک وہ اسی اہتمام کے ساتھ جاتے رہے۔ لیکن جب دھوپ تیز ہونے لگتی تو نا یوس ہو کر واپس چلے آتے۔

ایک اہم واقعہ

ایک دن اسی طرح گھروں کو واپس لوٹے ہی تھے کہ اس روز بظاہر ایک نہایت معمولی لیکن درحقیقت ایک اہم واقعہ پیش آیا جس سے یسعیاہ نبی کی پیشگوئی کا ظہور اور اس کا مصداق روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے۔ میور نے بھی یہ روایت درج کی ہے۔ مدینہ والے گھروں میں پہنچے ہی تھے۔ کہ اچانک ایک یہودی نے جو اپنی گڑھی کے ایک بلند مقام پر کسی اپنی غرض سے کھڑا تھا دور سے چند مسافروں کو سفید لباس میں آتے ہوئے دیکھ کر زور سے پکار کر کہا "اے بنی قیلہ (اوس اور خزرج قبیلوں کو یہودی اس نام سے پکارا کرتے تھے) جس کی تم راہ دیکھتے ہو۔ وہ آیا"۔ اس پکارنے کی غرض ظاہر ہے۔ کہ باہر نکلو اور اس کا استقبال کرو۔ مسلمانوں نے جب یہ آواز سنی تو دیوانہ وار اپنے ہتھیار سنبھالتے ہوئے گھروں سے دوڑ کر باہر استقبال کے لئے نکل آئے۔ اللہ اللہ وہ نگہبان جسے کشفی دنیا میں حضرت یسعیاہ نے بارشلو الہی

ایک بلند مقام (دیدگاہ) پر بنو اسرائیل کو آئندہ کی خبریں دینے کے لئے کھڑا کیا تھا (یسعیاہ ۲۱/۶) آج وہی ظاہری دنیا میں اسی قوم کے ایک فرد کی شکل میں متمثل ہو کر اپنے قلعہ کے ایک بلند مقام (یعنی دیدگاہ) پر آس پاس کے حالات معلوم کرنے کے لئے کھڑا، گویا یسعیاہ نبی کے الفاظ میں ہی بآواز بلند خبر دیتا ہے "اے سرزمین تیمہ کے باشندو پیاسے کے لئے پانی لیکر استقبال کو نکلو۔ روٹی لیکر بھاگنے والے کے ملنے کو نکلو۔"

بائیبل کی ایک اور نہایت عظیم الشان پیشگوئی اس موقعہ پر ظہور میں آئی۔ جس کی تصدیق میور کے اپنے الفاظ اور اس کی پیشکردہ روایت سے ہوتی ہے صد ۱۶۲ پر وہ لکھتا ہے۔ "یہ خوشخبری (آمد رسول کریمؐ) سارے شہر میں آناً فاناً پھیل گئی۔ گلیوں میں بچے بھی مارے خوشی کے چلا چلا کر پکارتے پھرتے تھے۔ وہ نبی آگیا وہ آگیا۔"

کیا یہ تصرف الٰہی نہیں تھا کہ بچے بھی بے اختیار موہنہ سے وہی الفاظ کہہ رہے تھے۔ جو یہودی و نصاریٰ نسلاً بعد نسل پیش کرتے چلے آرہے تھے۔ سامی زبانوں کے محاورہ کے مطابق غایت ادب و تعظیم کے اظہار کے لئے موعود نبی "وہ نبی" کہہ کر پکارا جاتا تھا۔ اور اسرائیل صدیوں سے اس کے لئے چشم براہ تھے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مدینہ میں داخلہ

میور نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینہ میں شاہانہ داخلہ جلوس اعزاز و اکرام اور خاطر تواضع کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ اصل کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ بخوف طوالت اسے چھوڑ کر چند فقرات پر اکتفا کرتے ہیں۔ لکھتا ہے۔ "مدینہ کے قبائل اور خاندان اُمڈ کر آگئے اور اپنے صاحب اکرام مہمان کی عزت افزائی کرنے میں ایک دوسرے سے بڑھ کر کوشش کرتے۔" واقعی یہ فاتحانہ جلوس تھا۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اور آپ کے ہمراہیوں کے ارد گرد مدینہ کے رؤسا اپنے بہترین لباس میں ملبوس چمکتے ہوئے ہتھیار لگائے ہوئے بڑھتے چلے جارہے تھے۔ "چاروں طرف سے آوازیں آرہی تھیں۔ اے رسول ہمارے ہاں قدم رنجہ فرمائیے۔ کافی جگہ کھانے پینے اور حفاظت کا سامان موجود ہے بعض دفعہ لوگ اتنا اصرار کرتے۔ کہ آپکی اونٹنی کی نکیل پکڑ لیتے۔" پھر لکھتا ہے۔ "اعلے سے اعلے کھانے۔ روٹی گوشت۔ مکھن دودھ مختلف گھروں سے روزانہ اس نبی کی خدمت میں بافراط پیش کیا جاتا۔" ہجرت کرکے آنے والوں اور مدینہ والوں کے درمیان رشتہ محبت کی نسبت لکھتا ہے۔ کہ نہایت ہی مضبوط قسم کا تھا۔ انصار یعنی مدینہ والوں نے اپنی جائدادیں ان میں بانٹ دیں حتیٰ کہ جن کے پاس دو دو بیویاں تھیں ایک کو طلاق دے کر اپنے پردیسی بھائیوں کے ساتھ نکاح کر دیا۔

پیاسے کے لئے پانی لیکر نکلنے اور روٹی لیکر استقبال کرنے کی ایک اور تشریح بھی ہوسکتی ہے۔ انگریزی تراجم میں ہے کہ تیمہ والے اپنی روٹی لیکر استقبال کے لئے نکلے اس قرأت اور واقعات مندرجہ بالا کی روشنی میں یہ تشریح ہوگی۔ کہ قیدار نے تو بھاگنے والے اور اس کے ساتھیوں کا مکمل بائیکاٹ کرکے اور کھانے اور پانی سے محروم کرکے بھوکا پیاسا مارنے کی کوشش کی لیکن سرزمین تیمہ کے لوگوں نے اپنی پاک کمائی لاکر اس کے قدموں میں ڈال دی اور اسکی ایسی عزت افزائی کی کہ جس کی تاریخ عالم میں نظیر نہیں ملتی۔

مدینہ والوں کی جرأت

مدینہ والے خوب سمجھتے تھے کہ عرب کے مذہبی، سیاسی اور تجارتی مرکز مکہ کے رؤساء کے چنگل سے بھاگے ہوئے مظلوم کی اس طرح پیشوائی اور عزت افزائی کرنا گویا سارے ملک سے لڑائی مول لینا ہے۔ مگر وہ کیا راز تھا جس نے اس معمولی شہر کے چند قبائل میں یہ جرأت اور یہ ہمت پیدا کر دی تھی کہ تمام عرب کے مقابل پر خم ٹھونک کر کھڑے ہوگئے بظاہر یہ پاگل پن اور دیوانگی تھی۔ مگر دراصل یہ خدائی وعدے تھے۔ اور بشارات تھیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ملی تھیں کہ تو اور تیرے ماننے والے انجامکار کامیاب و کامران ہونگے اور تیرے دشمن بالکل مٹ جائینگے اور قیدار اور تورات کی پیشگوئی تھی کہ تھوڑے ہی عرصہ میں قیدار کی ساری حشمت جاتی رہے گی۔ ان وعدوں پر انہیں ایسا کامل ایمان اور یقین تھا۔ کہ وہ مجنونانہ اس آگ میں کود پڑے۔

مکہ کی تجارت اور اس کے قافلوں کی اہمیت

اس کے بعد میور لکھتا ہے۔ ہجرت کے بعد چھ سات ماہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ کے انتظامی معاملات میں مصروف رہے۔ اور مکہ میں بھی گونہ چین رہا۔ لیکن سردیوں کے اختتام پر جب مکہ اور طائف کے تجارتی قافلے فلسطین شام وغیرہ کی جانب سفر کرنے کی تیاری کرتے تھے۔ قریش کو اندیشہ پیدا ہوا۔ مکہ کی تجارت کی اہمیت اس کے قافلوں کی عظمت۔ اور اس کی وسعت پر بحث کرتے ہوئے لکھتا ہے "انہیں اس امر کا احساس تھا۔ کہ ان کا دشمن اب باز کی طرح اپنے گھونسلے سے اڑ کر ان کے قافلوں پر اچانک جھپٹا مارنے کے لئے ان کے راستہ پر ہی ہر وقت گھات لگائے بیٹھا ہے" صرف مکہ کی تجارت اس زمانہ میں اڑھائی لاکھ دینار سالانہ سے کم نہ تھی۔ جس کا بیشتر حصہ شمالی ممالک سے تعلق رکھتا تھا۔ بسا اوقات اس جانب دو دو اڑھائی اڑھائی ہزار اونٹوں کے قافلے جایا کرتے تھے۔ جن میں ہر چھوٹے بڑے مکہ کے باشندے کا اپنی حیثیت کے مطابق سرمایہ لگا ہوا ہوتا تھا۔ ان قافلوں میں ایسا مال ہوا کرتا جو فلسطین شام ایران وغیرہ کے لئے ضروریات زندگی میں شامل تھا۔ میور لکھتا ہے۔

"شمال سے قریش کے قافلوں کی تجارت جو قدیم شاہراہ مابین مدینہ اور ساحل سمندر سے ہوا کرتی تھی۔ ایسی دل لبھانے والی تھی۔ کہ یہ خاموشی (رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی) زیادہ دیر قائم نہ رہ سکتی تھی۔"

اس سے ظاہر ہے کہ مکہ کی تجارت اور اس کے قافلوں پر کسی قسم کا اثر فلسطین شام وغیرہ ممالک کی تجارت پر بھی ضرور پڑتا تھا۔ اس سے قبل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کا معاملہ خانگی تھا۔ لیکن جب مکہ کی تجارت خطرے میں تو بلاشبہ اسنے بین الاقوامی صورت اختیار کر لی اور فلسطین وغیرہ کے یہود و نصاریٰ اس سے بے خبر نہ رہ سکتے تھے۔" رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی ہی مہم غزوہ ابوا اور معاہدات جو آپ نے ساحل سمندر کے قبائل سے کئے کے سلسلہ میں لکھتا ہے۔ "وہ آہستہ آہستہ ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ اپنا رسوخ بڑھاتا گیا اور اس طرح مکی قافلوں کے راستہ میں روکیں پیدا کرنی شروع کر دیں"۔ پھر مکہ اور طائف کے درمیان نخلہ والی مہم کی نسبت لکھتا ہے۔ "اب محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اور اسکے ساتھیوں کو مکہ سے بھاگ کر مدینہ پناہ لئے ہوئے ڈیڑھ برس ہوچکا تھا۔ مکہ سے ان کا رویہ روز بروز زیادہ معاندانہ ہوتا چلا جا رہا تھا حجاز سے گزرنے والے انکے مختلف قافلوں پر حملہ کرنے کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیا جاتا تھا۔ ان کی شام کی جانب مسلسل اور بلا روک ٹوک آمد و رفت پر مکہ کی خوشحالی کا انحصار تھا۔ کیونکہ یمن اور ابی سینیا کی تجارت بہت کم اہمیت رکھتی تھی اور [illegible] سے بھی [illegible] اب [illegible] ہو چکا تھا۔ دشمن نے مخفوظ [illegible]

عرب قافلوں کے خطرہ سے بچنے کے متعلق کہتا ہے۔ وہ یا تو [illegible] چھپ چھپا کر نکل جاتے یا تیزی سے کوچ کرکے راتوں رات بغیر منزل کئے آگے نکل جاتے۔ یہی طریق قریش کے قافلے اختیار کرتے جب انہیں حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خطرہ پیدا ہوتا جنگ بدر تک بقول میور مکہ کے کئی تجارتی قافلوں نے صحرا میں رات کاٹی اور یسعیاہ نبی کی پیشگوئی میں بھی ددانی قافلے بصیغہ جمع آیا ہے۔

جنگ بدر کی اہمیت

وہ قافلہ جو اڑھائی ہزار اونٹوں پہ مشتمل ابو سفیان کی قیادت میں شام کی طرف گیا۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشیرہ پہنچنے سے پہلے ہی بچ کر نکل گیا اسی طرح واپسی پر یہ قافلہ چھپ چھپا کر تیزی سے آگے نکل گیا اور مقام بدر مکہ کے قریش سے حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کی مڈبھیڑ ہوئی سرزمین تیمہ کے باشندوں کے ایک پیاسے اور بھاگنے والے کے استقبال و پیشوائی پر ابھی ایک برس ہونے کو ایام ٹھیک برس گزرنے نہ پایا تھا

بظاہر ایک نہایت معمولی اور زمانہ حاضرہ کی جنگوں کے مقابل پر بالکل بے حقیقت یک روزہ مگر فیصلہ کن جنگ ایک ہزار مسلح فوج اور تقریباً تین صد نیم مسلح فوج کے درمیان ہوئی۔ اس کے نتائج اور اثرات عظیم الشان تھے۔ یہ جنگ نہیں تھی۔ بلکہ دنیا میں ایک بے نظیر انقلاب کا پیش خیمہ تھا اس نے نہ صرف یسعیاہ نبی کی پیشگوئی کے مطابق قیدار کی ساری حشمت خاک میں ملا دی۔ بلکہ یہود و نصاریٰ پر نہایت وضاحت سے ظاہر کر دیا۔ کہ دُومہ سے متعلق الہامی کلام اور اندازی پیشگوئی کے ظہور اور عذاب کا وقت ان کے سر پر آن پہنچا۔ اس نے مشرکین عرب اور اسرائیلیوں پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کی اتمام حجت کر دی۔ تمام رؤسا مکہ مولی گاجر کی طرح کاٹے گئے۔ صرف ابو سفیان قافلے کے ساتھ بچ کر نکل گیا۔ اور ابو لہب پیچھے مکہ ہی کسی وجہ سے رہ گیا تھا پیشگوئی کے الفاظ کے مطابق قیدار کے بہادر تیر انداز اسی لڑائی میں گھٹ گئے۔ مکہ کی تجارت اس کے رؤسا کی ملک میں مذہبی اور سیاسی قیادت ان کا رعب اور دبدبہ جس پر انہیں بہت ناز تھا۔ گویا ان کی ساری حشمت ایک ہی دو میں جاتی رہی اور سارے ملک میں جو ان کا اقتدار تھا۔ اسے ایک زبردست اور کاری ضرب لگی۔ اس کے بعد وہ اس سرعت سے انحطاط اور تباہی کی طرف گئے۔ جیسے ایک گیند ڈھلوان پر سے لڑھکتی ہوئی جاتی ہے۔

ایک سوال کا جواب

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے ساتھی بھی تو قیدار ہی سے تھے۔ اگر وہ فاتح اور کامیاب ہوئے۔ تو قیدار کیسے تباہ ہوئے۔ لیکن یاد رہے۔ کہ وہ قیدار مشرک تھے۔ اور واقعی عرب میں یا کہیں بھی ان کا نام و نشان نہیں رہا۔ قدیم زمانہ میں قیدار کا مترادف عرب تھا۔ لیکن آج عرب کا مترادف اسلام ہے۔ اس زمانہ میں عرب کا نام لیتے ہی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام کی شاندار تاریخ آنکھوں کے سامنے آ جاتی ہے۔ قیدار سے اس ملک کے کسی تعلق کا وہم بھی نہیں ہو

ہو گیا۔ بالفاظ دیگر اس قیدار کا نام بھی مٹ گیا۔ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ایک نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کی گئی۔ جس میں ایک نئی مخلوق جو اس قیدار سے بالکل مختلف تھی بسائی گئی۔ جس نے روئے زمین کو توحید و رسالت کے نور سے منور کر دیا۔

اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔ خاکسار فضل کریم پراچہ

مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی اور موت

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے اخبار "اہلحدیث" ۲۲ مارچ میں یہ شکایت کی ہے۔ کہ احمدی میری زندگی سے ناخوش ہیں۔ اور وہ میرے جلد خاتمہ کے خواہاں ہیں۔ دلیل اس کی یہ دی ہے۔ کہ میں نے "اہلحدیث" ۱۵ فروری میں ایک بریلوی مولوی کو جواب دیتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ "میں تو بحکم حدیث عد نفسک من اصحاب القبور اپنے آپ کو قبر میں پڑا ہوا سمجھتا ہوں۔ میرے اس کہنے پر قادیان میں گھی کے چراغ جلائے گئے۔"

کوئی پوچھے احمدی آپ کی زندگی سے کیوں ناخوش ہونے لگے۔ اور وہ آپ کے یہ لکھنے پر کہ "میں اپنے آپ کو قبر میں پڑا ہوا سمجھتا ہوں۔" کیوں گھی کے چراغ جلانے لگے۔ زیادہ سے زیادہ آپ یہ کہیں گے۔ کہ میں ان کی مخالفت کرتا ہوں۔ اس لئے وہ میری موت کے خواہاں ہیں۔ لیکن آپ کا یہ خیال غلط ہے۔ کیونکہ ہم تو آپ کی مخالفت کو جماعت احمدیہ کی ترقی کا موجب سمجھتے ہیں۔ پھر ہم کیوں آپ کی موت کے خواہاں ہو سکتے ہیں۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام اعجاز احمدی صـ۲۳ میں فرما چکے ہیں:

ولولا ثناء اللّٰہ ما زال جاھل
یشک ولا یدری مقامی و مخبری
فھذا علینا منۃ من ابی الوفا
اراہ کل محجوب ضیائی فاشکر

یعنی اگر مولوی ثناء اللہ صاحب نہ ہوتے۔ تو کئی لوگوں کو میرے مقام کا علم ہی نہ ہو سکتا۔ سو یہ ہم پر مولوی صاحب کا احسان ہے۔ کہ انہوں نے ہر غافل کو میری روشنی سے اطلاع دے دی۔ پس ہم ان کے شکرگذار ہیں

حضور کے اس ارشاد کے مطابق ہم آپ کی مخالفت کو جماعت احمدیہ کی ترقی کے لئے کھاد کے حکم میں سمجھتے ہیں۔ چنانچہ بہت سے آدمیوں کو محض آپ کی مخالفت کی وجہ سے سلسلہ احمدیہ سے شناسائی حاصل ہوئی۔ اور ان کو تحقیق حق کا شوق پیدا ہوا۔ اور بالآخر انہوں نے احمدیت قبول کی۔ پس آپ کی مخالفت احمدیت کے لئے ترقی کا موجب ہے۔ اور ہمیں آپ کی وفات پر افسوس ہوگا۔ کیونکہ جن جگہوں میں آپ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام پہنچ رہا ہے۔ وہاں شاید آپ کے بعد اس طرح بآسانی نہ پہنچ سکے۔

پھر آپ کی زندگی ہمارے لئے ایک بہت بڑا الٰہی نشان ہے۔ کیونکہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشتہار آخری فیصلہ کے جواب میں انبیاء کی صداقت کا یہ معیار قرار دیا تھا۔ کہ وہ فوت ہو جاتے ہیں۔ اور ان کے مخالفین ان کے بعد زندہ رہتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسیلمہ کذاب کی مثال بھی دی۔ نیز آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کر کے یہ بھی لکھا۔ کہ کوئی ایسا نشان دکھایئے۔ کہ میں زندہ رہوں۔ اور آپ کی صداقت کا نشان دیکھ کر عبرت اور ہدایت حاصل کروں۔

آپ کی مذکورہ بالا تحریروں کی روشنی میں ہمارا ایمان ہے۔ کہ آپ اپنے پیشکردہ معیار اور منہ مانگے فیصلہ کے مطابق آج تک زندہ ہیں۔ اور آپ کی لمبی زندگی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا کھلا ہوا نشان ہے۔ پھر ہم آپ کی زندگی سے ناخوش اور آپ کی موت سے خوش کیوں ہونے لگے۔ آپ تو ہمارے نزدیک ایک تاریخی شخصیت ہیں۔ ہمارے نوجوان جب ہوش سنبھالتے ہیں۔ تو ان کے دل میں آپ کو دیکھنے کا شوق ہوتا ہے۔ آپ کی زندگی کے ختم ہونے سے ان کا یہ شوق پورا نہ ہو سکے گا۔ اور انہیں مایوسی ہوگی۔ پس آپ کی زندگی پر ہماری ناخوشی کی کوئی بھی وجہ نہیں۔ بلکہ آپ کی زندگی کئی لحاظ سے ہمارے لئے مفید ہے۔ اور یوں بھی مومن اتنا تنگ دل اور کم حوصلہ نہیں ہوتا۔ کہ اپنے مخالفین کی موت کا خواہاں ہو۔ بلکہ وہ تو یہ چاہتا ہے۔ کہ مخالفین زیادہ سے زیادہ عرصہ تک زندہ رہیں۔ شاید ان کو کسی مرحلہ پر ہدایت نصیب ہو جائے۔ سو ہم مولوی صاحب کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہم ان کی زندگی پر ہرگز ناخوش نہیں ہیں۔ اور جماعت احمدیہ کو مذکورہ بالا وجوہ کی بنا پر ان کی موت پر بہت افسوس ہوگا۔

یہ تو آپ کی شکایت کا جواب ہے۔ آگے چل کر آپ نے اسی ضمن میں حدیث عد نفسک من اصحاب القبور کے معنوں کے بارے میں جو کچھ ارشاد فرمایا ہے اس کی نسبت بھی ایک گذارش سن لیجئے۔ "الفضل" نے لکھا تھا۔ کہ "مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اقراری ہیں۔ کہ میں تو بحکم حدیث قبر میں پڑا ہوا ہوں۔ گویا خدا نے ان کو لمبی عمر دے کر "قبر" میں بھی ان پر حجت پوری کر دی ہے۔" اس پر آپ ناراض ہو کر ہم سے دریافت فرماتے ہیں۔ کہ "اس حدیث کا مخاطب تمہارا خلیفہ بھی ہے۔ یا نہیں؟ اگر ہے تو کیا اس کو بھی مردہ کہو گے۔ اگر نہیں ہے۔ تو خطاب رسالت سے باہر ہے" جواباً گذارش ہے۔ کہ اس حدیث میں خطاب رسالت بے شک ہر مومن کو ہے۔ لیکن ع

سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجاست

آپ کو حدیث کے معنے سمجھنے میں غلطی لگی ہے۔ آپ نے اس کے یہ معنے کئے ہیں۔ کہ اپنے آپ کو قبر میں سمجھو۔ اور انہی معنوں کو مدنظر رکھتے ہوئے آپ نے لکھا ہے۔ کہ "میں اپنے آپ کو قبر میں پڑا ہوا سمجھتا ہوں۔" لیکن ہمارے نزدیک اس کے یہ معنے ہی نہیں ہیں۔ بلکہ من اصحاب القبور

ہیں من جنسہ ہے اور حدیث کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہر شخص اپنے متعلق یہ یقین رکھے۔ کہ جیسے اس کے دیگر ابنائے جنس مر چکے ہیں۔ اسی طرح وہ بھی ایک روز مرنے والا ہے۔ گویا ارشاد نبوی یہ ہے۔ کہ زندگی کو دائمی نہ سمجھو۔ بلکہ عارضی سمجھو۔ اور آخرت کے لئے تیاری مدنظر رکھو۔ خطاب رسالت کا یہ وہ مفہوم ہے۔ جس کا مخاطب ہر شخص ہے اور اس کی رو سے کسی زندہ کو مردہ سمجھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تو خدا تعالیٰ کے فضل سے جسمانی اور روحانی ہر اعتبار سے زندہ ہیں۔

حدیث کے جو معنے آپ نے ہیں۔ وہ زندگی کے متعلق ایسا گھنونا اور تاریک تصور پیش کرتے ہیں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جیسے حکیم انسان کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا کیا اسلام زندگی کا یہی تصور پیش کرتا ہے۔ کہ انسان اپنے تئیں ہر وقت قبر میں سمجھے۔ اس سے تو زندگی بالکل بے کیف ہو کر رہ جائے گی۔ اور انسان پر ہر وقت مردنی چھائی رہے گی۔ حالانکہ اسلام نے دنیا میں انسان کے بہت سے حقوق و فرائض مقرر کئے ہیں۔ اور اس کا یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ زندگی کو نعمت الٰہی سمجھ کر اسے ہر رنگ میں کامیاب بنانے کی کوشش کرے۔ ہاں اس کے ساتھ یہ تاکید بھی فرمائی ہے۔ کہ دنیا کو ہمیشہ کے لئے قیام کی جگہ نہ سمجھو۔ بلکہ اسے ایک عارضی جگہ سمجھو انسان کی مستقل جائے رہائش آخرت ہے۔ لہذا ہر کام میں آخرت ہی کو مدنظر رکھو۔ پس حدیث میں خطاب رسالت تو بلاشبہ ہر شخص کو ہے۔ مگر ہمارے نزدیک اس میں یہ حکم نہیں۔ کہ ہر وقت اپنے آپ کو قبر میں سمجھو۔ یہ معنی آپ کے نزدیک ہیں۔ اس لئے آپ اپنے آپ کو قبر میں سمجھ رہے ہیں۔ اور آپ کی اس تحریر پر بطور الزام یہ لکھا گیا تھا۔ کہ خدا نے قبر میں بھی آپ پر حجت پوری کر دی ہے۔ اور آپ کا قبر میں ہونا نہ صرف معنوی حیثیت سے ہے۔ بلکہ ظاہری لحاظ سے بھی آپ ارذل العمر کو پہنچ چکے ہیں۔ پس آپ پر اس حالت میں ہر طرح سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے بارے میں حجت تمام ہو چکی ہے۔ اور اس کی طرف "الفضل" میں کبھی کبھی اشارہ کیا جاتا ہے آپ اس کو برا نہ مانیں۔ ایسا لکھنے سے آپ کو چڑانا مقصود ہرگز نہیں ہے صرف حقیقت کا اظہار کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اور یہ خیال تو دل سے بالکل نکال دیجئے۔ کہ آپ کی زندگی ہمارے لئے ناخوشی کا موجب ہے۔ ہم تو دل سے یہ چاہتے ہیں کہ آپ زیادہ سے زیادہ دیر تک جئیں۔ تا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ کی ترقی آپ اپنی آنکھوں سے دیکھتے جائیں۔ اور اپنے پیش کردہ معیار کے مطابق آپ پر حجت پوری ہوتی رہے شاید آپ کو کبھی توبہ نصیب ہو جائے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک آپ کی ہدایت مقدر نہیں تو دوسرے لوگ ہی آپ کی زندگی سے عبرت حاصل کرتے رہیں۔

(راقم علی محمد اجمیری)

اخبار احمدیہ

شکریہ مکرمی فضل کریم احمد صاحب اوورسیر لوہی تنگل ضلع گورداسپور نے ایک تاریخ کی کتاب The Arabs By P. K. Hitti "دی عربز" مصنفہ فلپ کے۔ ہتی۔ دفتر دعوت تبلیغ کی لائبریری کے لئے عنایت فرمائی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ دفتر ہذا ان کے اس عطیہ پر ممنون ہے۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

تبادلہ مکرم جناب میاں غلام محمد صاحب اختر کا تبادلہ پرسنل آفیسر کے عہدہ پر فیروزپور ڈویژن میں ہو گیا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اب ان کا پتہ یہ ہو گا۔ پرسنل آفیسر ریلوے فیروزپور ڈویژن فیروزپور چھاؤنی

ولادت (۱) ۲۶ فروری کو لفٹیننٹ ڈاکٹر محمد سعید صاحب دار الفضل قادیان کے ہاں لڑکا تولد ہوا!

(۲) سید ناصر احمد شاہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی کے ہاں دار السلام افریقہ میں ۱۴ مارچ کو لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

(۳) ڈاکٹر عبد القدوس صاحب ناصر آباد کے ہاں ۱۵ مارچ کو لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عبد الحی نام رکھا۔

(۴) سید بدر الدین صاحب کلکتہ کو خدا تعالیٰ نے ۲۳ جنوری ۱۹۴۶ء کو لڑکا عطا فرمایا۔ نومولود کا نام حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے شمس الدین رکھا۔

(۵) فضل احمد صاحب محمد آباد سندھ کے ہاں اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا کیا ہے۔ احباب درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا فرما دیں۔

درخواستہائے دعا (۱) عبد الرحمن صاحب قلعہ گوجر سنگھ لاہور بعض مشکلات میں ہیں۔ (۲) محمد شریف صاحب گوجوچک کے والد صاحب بعارضہ بخار کھانسی و نمونیہ بیمار ہیں۔ (۳) محمد عبد الصادق صاحب الہ آباد یونیورسٹی کے بی۔ اے فائنل کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے (۵) محمد شفیع صاحب حکیم ... کے بھائی محمد عثمان صاحب خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہیں (۶) غلام جیلانی صاحب پریزیڈنٹ جماعت احمدیہ بیرم پور کی نواسی امۃ الحفیظ صاحبہ بیمار ہیں (۷) ڈاکٹر محبوب الرحمن صاحب بنگالی کی اہلیہ صاحبہ اور خورد سالہ بچی بیمار ہے (۸) بابو عبد الرحیم صاحب نوشہروی بیمار ہیں۔ (۹) نذیر احمد صاحب قتال پور ضلع ملتان کے بھائی سلطان احمد صاحب کو کھانسی اور دائمی قبض کی شکایت ہے۔ یونانی اطبا جگر اور آنتوں کی خرابی بتاتے ہیں۔ (۱۰) مرزا عبد الکریم صاحب دار العلوم کی اہلیہ صاحبہ آنکھ کے اپریشن کے لئے میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ (۱۱) بقاء اللہ صاحب بھوپال کے چار لڑکے مختلف امتحانات میں شامل ہو رہے ہیں۔ ان سب کے لئے احباب دعا فرما دیں:۔

دعائے مغفرت چوہدری محمد ابراہیم صاحب عزیز پور ڈگری کی چچی صاحبہ فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ مخلص خاتون تھیں۔ خدا تعالیٰ مغفرت فرمائے اور پسماندگان کا متکفل و ناصر ہو۔

(۲) احمد خان صاحب بانڈہ کی والدہ صاحبہ ۲۳/۲۶ کو بعمر سو سال وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

امتحان ۔ ناصرات الاحمدیہ شعبہ لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام گیارہ سے پندرہ سال کی بچیوں کا امتحان "اخلاق احمد"

نماز اور پھر باجماعت نماز اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں میں سے ایک فضل ہے

ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ (مہتمم اطفال)

ہماری تبلیغی جدوجہد

فروری ۱۹۴۶ء میں کل ۱۰۴ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان میں سے ۴۷ نومبایعین نے مندرجہ ذیل احمدی احباب کے ذریعہ بیعت کی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

انچارج دفتر بیعت قادیان

نمبر شمار	نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
۱	جناب مولوی عبدالعزیز صاحب مبلغ	۴	۱۹	جناب چوہدری شکر الٰہی صاحب کھٹی دہلی	۱
۲	″ بابو محمد ایوب صاحب دارالرحمت قادیان	۳	۲۰	″ عبدالرحیم صاحب علاقہ پونچھ	۲
۳	″ بشیر احمد صاحب مرادپوری	۲	۲۱	″ محمد شفیع صاحب سیرٹھے	۱
۴	″ میاں محمد الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ تہال	۲	۲۲	″ کیپٹن نظام الدین صاحب انبالہ چھاؤنی	۱
۵	″ حمیدہ بیگم صاحبہ والدہ محمد عالم صاحب گوبیکی	۲	۲۳	″ مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ	۱
۶	″ سید لال شاہ صاحب امیر جماعت مجوکے	۲	۲۴	″ محمد ابراہیم صاحب پریذیڈنٹ چک $\frac{19}{4 \cdot R}$ ملتان	۱
۷	″ سید سعید احمد صاحب انسپکٹر بیت المال	۱	۲۵	″ فضل محمد خان صاحب سیکرٹری تبلیغ کالا	۱
۸	″ مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ ساندھن	۱	۲۶	″ واحد بخش صاحب قمر بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازیخاں	۱
۹	″ مولوی سکندر علی صاحب بمبئی	۱	۲۷	″ مولوی عبدالباری صاحب اٹڑہ	۱
۱۰	″ مولوی عطاء اللہ خان صاحب دارالبرکات قادیان	۱	۲۸	″ مستری محمد علی صاحب بھنگواں	۱
۱۱	″ چوہدری فیروز احمد صاحب ظفر آباد سندھ	۱	۲۹	″ محمد حسین صاحب فنر بنگال	۱
۱۲	″ چوہدری احمد الدین صاحب جٹ چوکنانوالی	۱	۳۰	″ مولوی عبدالمالک صاحب مبلغ	۱
۱۳	″ چوہدری دین محمد صاحب سبزی فروش چوراہہ بٹالہ	۱	۳۱	″ صاحبزادہ میاں عبدالمنان صاحب عمر	۱
۱۴	″ حکیم اللہ دتا صاحب امیر جماعت حلقہ درگانوالی	۱	۳۲	″ مولوی عصمت اللہ صاحب چک ۱۴۶ رکھ برانچ	۱
۱۵	″ محمد عمر صاحب سہگل کلکتہ	۱	۳۳	″ چوہدری جلال الدین صاحب کنسٹبل پولیس سلطان پور	۱
۱۶	″ محمد یوسف صاحب فوجی ۶۲۴۷۸	۱	۳۴	″ غلام احمد خان صاحب چھانگا مانگا	۱
۱۷	″ حکیم نفیس عثمانی صاحب کراچی	۱	۳۵	″ مستری غلام نبی صاحب لاہور	۱
۱۸	″ سید محمد ہاشم صاحب ڈڈیالہ ضلع جہلم	۱	۳۶	″ ایس۔ ایم اسحاق صاحب بمبئی	۱
			۳۷	″ محمد یوسف صاحب نمبردار دیہہ محمود پور	۱

فارم رپورٹ اصل آمد

موصی صاحبان کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ اب نئے سال سے ان کو مطبوعہ بجٹ فارم اصل آمد بھیجا جائے گا جس میں مئی ۱۹۴۵ء تا اپریل ۱۹۴۶ء کی آمد دریافت کی جائے گی۔ موصی صاحبان کو چاہیئے۔ کہ مطبوعہ بجٹ فارم کی خانہ پری صحیح طور پر کر کے جلد از جلد دفتر مقبرہ بہشتی میں ارسال فرمائیں۔ تا سالانہ حساب جلد بھیجا جا سکے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ

”نفس انسانی کی تربیت صغر سنی میں بہتر ہو سکتی ہے“

(الہام حضرت المصلح الموعود)

اس لئے

”بچہ کی تربیت چھوٹی عمر سے شروع ہونی چاہیئے“

آوارگی اور بری عادات بچپن ہی میں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس اطفال قائم کرنے کا ارشاد فرمایا۔ جن میں آٹھ سے پندرہ سال تک کے بچے شامل ہوں۔ خدام اور انصار میں سے ایسے اصحاب مقرر کئے جائیں۔ ”جن کے سپرد بچوں کی نگرانی کی جائے۔ اور ان کے فرائض میں یہ امر داخل کیا جائے۔ کہ وہ بچوں کو پنجوقتہ نمازوں میں باقاعدہ لائیں۔ سوال و جواب کے طور پر دینی اور مذہبی مسائل سمجھائیں۔ ... اور اسی طرح کے اور کام ان سے کروائیں۔ جن کے نتیجہ میں محنت کی عادت سچ کی عادت ان میں پیدا ہو جائے“ نیز ”ان کی اخلاقی خرابیوں کو دور کر کے ان میں اخلاق فاضلہ پیدا کریں“۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

حضور کے ان ارشادات کی تعمیل میں ہر احمدی جماعت میں مجلس اطفال احمدیہ قائم ہونی چاہیئے۔ تا کہ بچوں کی صحیح تربیت کا بچپن ہی سے اہتمام کیا جا سکے۔ اطفال کو منظم کر کے انہیں دس یا دس سے کم بچوں کے احزاب میں تقسیم کیا جائے۔ جن میں سے ایک سائق ہو۔ جو ان کا خصوصی نگران ہو۔ نیز تربیت کے لئے مناسب اصحاب مقرر کئے جائیں۔ کوشش کی جائے کہ ہر روز یا ہفتہ میں دو تین بار (جیسے حالات ہوں) کسی نماز کے بعد اطفال ٹھہریں۔ اور دینی اور مذہبی مسائل سمجھائے جائیں۔ نماز کا ترجمہ اور دعائیں سکھائی جائیں۔ تا کہ احمدیت کی ننھی فوج جوان ہو کر جب میدان عمل میں آئے تو صحیح طور پر احمدیت کے رنگ میں رنگین ہو۔

نصاب برائے اطفال احمدیہ

مربیان اطفال کی راہنمائی کے لئے بچوں کی تربیت کے لئے ذیل کا نصاب مقرر ہے

ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ

یہ امر ضروری نہیں کہ اس ترتیب کو ملحوظ رکھا جائے۔ یا یکدم سب باتیں شروع کر دی جائیں۔

سات سے گیارہ سال کے بچوں کیلئے۔ نماز۔ باترجمہ نماز۔ نماز کی مسنون دعائیں سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (کہانیوں کے رنگ میں زبانی) آمین یاد کروانا۔ دیگر اشعار درثمین سے دلچسپی پیدا کرنا۔ نصیحت آموز کہانیاں (بہادری سخاوت وغیرہ کے متعلق) بالخصوص سچ کی عادت۔ اور محنت کی عادت پر زور دینا۔ اذان کے بعد کی دعا۔ مسجد میں دخول وخروج کی دعائیں کھانے کی مسنون دعائیں یاد کروانا۔ آداب مسجد۔ آداب مجلس۔ اذان سکھانا تاریخی کہانیاں۔ مختصر عقائد احمدیت۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی نظم ”میرا نام پوچھو تو میں احمدی ہوں“ یاد کروانا۔

بارہ سے پندرہ سال کے بچوں کے لئے مندرجہ ذیل امور کی توقع کی جاتی ہے

ساتویں پارے کا آخری ربع یاد کرنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی کتب و دیگر کتب سلسلہ مثلاً تبلیغ ہدایت۔ ہمارا خدا مصنفہ میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مسلم نوجوانوں کے سنہری کارنامے۔ نشان الٰہی۔ انوار الاسلام کا مطالعہ۔ درثمین اردو کلام محمود کے مطالعہ کا شوق پیدا کرنا اور ان میں سے بعض نظمیں یاد کرنا۔ تاریخ احمدیت اور اسلام سے واقفیت جس کے لئے حضرت امیر المومنین کی تصنیف سیرت مسیح موعود علیہ السلام۔ اور شیخ عبدالقادر صاحب کی تصنیف۔ حدیث ریاض الصالحین کا ترجمہ از اکمل صاحب۔ عقائد احمدیت کے مختصر دلائل اور آیات یاد کرنا۔ شرائط بیعت یاد کرنا۔ دعائے جنازہ (نوٹ) الحمد

[illegible]

احرار کے مذہب و سیاست کا خاتمہ

تحریک احرار کے ابتدائی سال جماعت احمدیہ کے لئے بہت کٹھن تھے۔ اس منظم مخالفت میں عوام کے علاوہ حکومت کے کھونٹے پر ناچنے والے بعض خاص بھی شامل ہو گئے۔ وہ اس مٹھی بھر جماعت کا نام و نشان تک مٹا دینے کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قائم کیا تھا۔ انہوں نے اپنی تمام حشر انگیزیوں اور فتنہ سامانیوں کے ساتھ اس جماعت پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا۔ ایک ظاہر بین نگاہ کے نزدیک احمدیت کی ہلاکت یقینی تھی۔ افراد جماعت بھی سراسیمہ اور پریشان تھے۔ گو انہیں اپنی کامیابی پر پختہ ایمان تھا۔ مگر اس کے لئے ظاہری سامان مفقود نظر آتے تھے۔ تاہم احمدیت کی ناؤ اس طوفان بلاخیز میں موجوں سے کھیلتی ہوئی ساحل نجات کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اس کا مقدس روح رکھنے والا ناخدا مسکراتا ہوا اپنے ساتھیوں کی ہمت بڑھاتا ہوا اور کشتی کو نصرت الٰہی کے چپوؤں سے کھیتا ہوا گرداب سے بے گزند نکل گیا۔ احرار نے مسجد شہید گنج کے واقعہ سے ٹھوکر کھائی۔ اور آہستہ آہستہ اُن کی فلک بوس عمارت بیٹھنے لگی۔ اِن کا شیرازہ منتشر ہونے لگا۔ اور ان کے حامیوں نے ان کی امداد چھوڑ دی۔ لیکن ان شوریدہ سروں کو اب بھی اپنی نمائندگی پر اصرار تھا۔ وہ اپنے آپ کو مسلمانوں کا لیڈر سمجھتے تھے۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ ان کی گردنِ تکبر کو کچھ اور مروڑا جائے تا انہیں بھی اپنی کم مائیگی کا احساس ہو سو موجودہ الیکشنوں نے انہیں بالکل عریاں کر دیا۔ باوجود جائز و ناجائز تمام وسائل اختیار کرنے کے انہیں شکست فاش ہوئی اور واقعات نے ثابت کر دیا۔ کہ خدا کے دین کے دشمنوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا یہاں تک کہ اب بعض لوگ ہم سے اس لئے الجھتے ہیں۔ کہ جماعت نے احراری لیڈر آلو مہاری صاحب کی الیکشن میں حمایت کیوں کی لیکن انہیں معلوم نہیں کہ اس میں بھی تقدیر کا ہاتھ کام کر رہا تھا وہی احرار

(۱) جو جماعت کی بیخ کنی کے لئے میدان میں اترے تھے۔ آج اپنی بقاء کے لئے اسی کے سہارے کے محتاج تھے۔ ہمارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے واما السائل فلا تنہر کے ارشاد کے مطابق ان کے سوال کو رد نہ کیا۔ مگر خدا کی تقدیر بہرحال غالب آئی اور اُن کا بھانڈا پھوٹ گیا۔

(۲) اخباروں میں یہ خبر شائع ہو چکی ہے کہ ۱۰ ماہ حال کو گیارہ احراری والنٹیروں کو ڈیرہ دون میں زہر آلود کھانا کھلایا گیا ایک وہ زمانہ تھا کہ احرار کی ہر جگہ عزت و تکریم ہوتی تھی۔ لوگ انہیں سر آنکھوں پر بٹھاتے تھے۔ لیکن اب یہ حالت ہے کہ وہ ان کے وجود سے بھی بیزار ہیں۔ اِن کا صفحۂ ہستی پر رہنا بھی انہیں ناگوار ہے آخر یہ عظیم الشان تغیر کیوں ہوا ہے کیا یہ جماعت احمدیہ کی راستبازی کا چمکتا ہوا نشان نہیں۔ خصوصاً ایسی حالت میں جبکہ احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکل جانے کی خبر پہلے سے موجود ہے

(۳) یہ تو ان کے دنیاوی اقتدار کا خاتمہ تھا مگر وہ عوام کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے "حکومت الٰہیہ زندہ باد" کے نعرے بھی لگایا کرتے تھے۔ اس لئے ان کی اسلام سے وفاداری کا کچھ ذکر بھی مناسب ہے۔ ناظرین جانتے ہیں۔ کہ مجلس احرار کانگرس کی بڑی سرگرمی سے حمایت کر رہی ہے مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نے ڈیرہ دون میں تقریر کرتے ہوئے کہا "مسلم لیگی ہماری اس لئے مخالفت کرتے ہیں۔ کہ ہم برطانوی شہنشاہیت کے مخالف ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ہندوستان میں اسلام اُسی وقت ترقی کر سکتا ہے۔ جب کہ انگریز چلے جائیں" اس سے ظاہر ہے۔ کہ ان کی شریعت وہ نہیں جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے۔ بلکہ وہ گاندھی جی کے وضع کردہ قوانین ہیں۔ کیونکہ انگریزوں کے چلے جانے کے بعد کانگرس کی حکومت ہو گی اور اس کی اسلام سے ہمدردی معلوم!

اس کی تائید اس اقتباس سے بھی ہوتی ہے۔ جو مولوی صاحب مذکور کی طرف سے شائع کیا گیا۔ اور جس کا کچھ حصہ اخبار "الفضل" میں چھپ چکا ہے جس میں یہ بیان ہے۔ کہ مہاتما گاندھی کی زندگی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اسوہ حسنہ کی جھلک ہے۔ کیونکہ گاندھی جی بھی بکری کا دودھ پیتے اور اُسے اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ اس سے قارئین کرام کو اندازہ ہو گیا ہو گا۔ کہ یہ احراری لیڈر کیسا اسلام کو پھیلانا چاہتے ہیں۔

(۴) احرار کے اس مقتدا کے متعلق انگریزی اخبار "امرت بازار پتریکا" کے گیارہ مارچ کے پرچہ میں حسب ذیل خبر شائع ہوئی ہے۔ "نتری پور میں بنگو سرائے سب ڈویژن میں ایک مندر مکمل ہو چکا ہے۔ یہ اپنی قسم کا نرالا مندر ہے۔ کیونکہ اس میں ایک زندہ آدمی کا بت موجود ہے۔ جس کی باقاعدہ پوجا ہوتی ہے۔ اور وہ آدمی مہاتما گاندھی ہے۔ جس کا بت اس نئے مندر میں پرانی ہندو رسوم کے مطابق نصب کیا گیا ہے۔ وہ مندر مہاتما جی کے نام سے موسوم ہے۔ اور اس میں بت پوجا شروع ہو چکی ہے۔ دیہاتیوں کا ایک انبوہ باقاعدگی سے بت کے سامنے اظہار عقیدت کرنے کے لئے آتا ہے۔ مندر میں چرخہ کاتنا اور مہاتما گاندھی کی ہندی میں لکھی ہوئی گیتا کا تلاوت کیا جانا روزمرہ کی رسم کا حصہ ہے۔ اگرچہ گاندھی جی کی تصاویر کا بعض جگہوں پر پوجا جانا بیان کیا جاتا تھا۔ مگر ان کا بت پہلی بار ایک ایسے مندر میں رکھا گیا ہے۔ جو خاص انہی کے لئے بنایا گیا ہے۔"

اب "علماء" احرار پر لازم ہے۔ کہ وہ سیرت نبوی میں بھی کوئی اس قسم کا واقعہ دکھائیں۔ تا کہ مشابہت اور زیادہ نمایاں ہو جائے۔ لیکن اگر ایسا "اسوہ حسنہ" پیش نہ کر سکے تو بہت ممکن ہے۔ کہ وہ یہ کہنا شروع کر دیں۔ کہ مہاتما جی چونکہ تازہ ترین اور کامل نمونہ ہیں۔ اس لئے انہوں نے اپنی زندگی میں ہی اپنی خدمات کا صلہ پا لیا۔ اس لئے اُن کی اقتداء زیادہ واجب ہے۔ ایک بشر رسول کے بعد میں اگر ایک زندہ دیوتا ہاتھ آ جائے تو یہ کوئی گھاٹے کا سودا نہیں۔ بہتر ہو گا۔ کہ احرار لگے ہاتھ مندروں کی تعمیرات کے لئے بھی چندہ جمع کرنا شروع کر دیں۔ تا کہ برطانوی راج کے جاتے ہی وہ "اسلام کی ترقی" میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں

ایک اور ہندو لیڈر کے متعلق اخبار پاؤنیر "Pioneer" لکھنؤ میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ جب پنڈت نہرو سولہ مارچ کو بذریعہ ہوائی جہاز نئی دہلی پہنچے۔ تو ان کا استقبال کرنے والوں میں ڈاکٹر لکشمی سوامی ناتھن بھی تھیں۔ انہوں نے پہلے ایک دو دفعہ کو "جے ہند" کہہ کر سلام کیا۔ اور پھر پنڈت صاحب نے نہایت جوش سے ڈاکٹر لکشمی کے ساتھ معانقہ کیا۔

ہمیں کانگرسی لیڈروں کے افعال سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن چونکہ ان امور سے علماء احرار کے اسلام کی قلعی کھلتی ہے جو ہر طرف سے دھتکارے جانے کے بعد اب کانگرس کی دم بنے ہوئے ہیں مجبوراً بیان کرنے پڑتے ہیں۔

غرضیکہ وہ احراری فتنہ جو بڑے جوش و خروش کے ساتھ اٹھا تھا۔ اور دھوئیں کی طرح فضا میں پھیل گیا تھا اب جھاگ کی طرح بیٹھ رہا ہے۔ اور تحریک احرار کا انجام اس شکل میں ہو رہا ہے۔ کہ وہ آستانہ احمدیت کے سامنے گھٹنے ٹیکے ہوئے ہے۔ اور اس کی زبان پر کانگرس کا کلمہ ہے ان فی ذالک لعبرۃ لمن یخشیٰ

(خاکسار محمد مسعود از کانپور)

گمشدہ لڑکا

ایک لڑکا مسمی نور احمد ولد بہاول بشیر صاحب ساکن کوٹ رحمت خان ضلع شیخوپورہ چار پانچ روز سے غائب ہے قادیان میں اس کی سکونت مرزا عبد اللہ صاحب مالک دوا خانہ الفضل میڈیکل ہال کے مکان کے ایک حصہ میں تھی۔ لڑکے کی عمر گیارہ سال کے قریب ہے رنگ گندمی

۴ گلے میں کھدر کا بٹنا ہوا کرتہ۔ تہ بند کھدر کی ہیٹی ہوئی۔ ایک کھدر کی چادر اوڑھنے کیلئے

قائدین وزعماء مجالس خدام الاحمدیہ

تمام قائدین وزعماء کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ شعبہ تعلیم کی رپورٹ میں مندرجہ ذیل امور کا خاص طور پر لحاظ رکھا کریں۔ اور ان کے متعلق اپنی مساعی کا ضرور تذکرہ کیا کریں۔ جو رپورٹ ہر شق کے ماہوار اعداد وشمار کے ساتھ آنی چاہیئے۔ اور اس بات کو بھی ظاہر کرنا چاہیئے کہ گذشتہ ماہ سے کتنی ترقی ہوئی ہے۔

(۱) تعداد امیدواران امتحان شعبہ تعلیم میں مزید تلقین وتحریص سے کتنا اضافہ ہوا۔ (۲) بزم حسن بیان کے کتنے اجلاس کئے گئے۔ (۳) ترویج تعلیم کے سلسلے میں کیا مساعی کی گئیں۔ اور کیا مشکلات پیش آئیں۔ (۴) خدام کے پڑھائی کے اوقات کی نگرانی کیسی رہی۔ اور ان کی تعلیمی حالت روبہ ترقی ہے۔ یا روبہ تنزل۔ (۵) تعلیم ناخواندگان کے سلسلے میں کتنے ناخواندگان تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور ان کی ترقی کی کیا رفتار ہے۔ (۶) قرآن باترجمہ اور نماز باترجمہ پڑھانے کے متعلق آپ کی کیا مساعی ہیں۔ اور کتنے خدام کو عرصہ زیر رپورٹ میں قرآن باترجمہ پڑھایا گیا۔ (۷) اس کے علاوہ شعبہ ہذا کی طرف سے ہنگامی ہدایات پر عرصہ زیر رپورٹ میں کیا کیا عمل ہوا۔

ہر مجلس کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے دفتر میں شعبہ ہذا کے لئے ایک چارٹ تیار کریں۔ جس میں اپنی رفتار ترقی درج کرتے جائیں۔ کیونکہ مومن کی ہر اگلی گھڑی پہلی سے بہتر ہوتی ہے۔ اس لئے کوشش کریں۔ اور اس ماہوار چارٹ میں ہر شق میں ترقی کا ہی اندراج ہو۔

(بشارت الرحمٰن مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

داخلہ مدرسہ احمدیہ قادیان

ان دنوں مدرسہ احمدیہ میں سالانہ امتحان ہو رہا ہے۔ اس کے بعد ۱۵ اپریل سے مدرسہ احمدیہ میں جماعت اول کا داخلہ شروع ہو جائے گا۔ احباب کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اپنے اپنے بچوں کو مدرسہ احمدیہ میں بہت جلد داخل کرنے کی کوشش کریں۔ جو اینگلو مڈل پاس ہوں۔ تاکہ جلد از جلد پڑھائی شروع ہو سکے۔

ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ

لٹریچر برائے یوم التبلیغ مورخہ ۷ اپریل ۱۹۴۶ء

صیغہ نشر واشاعت کی طرف سے مندرجہ ذیل لٹریچر مہیا کیا گیا ہے۔ چونکہ یوم التبلیغ نزدیک ہے۔ اس لئے یہ لٹریچر جلد منگوا لیا جائے۔

اردو لٹریچر (۱) پیغام صلح اردو ۲/ فی نسخہ (۲) اسلامی اصول کی فلاسفی مجلد ۱/ فی نسخہ (۳) تحفہ الندوہ/النصاری ۸/ فی نسخہ (۴) حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ اور تعلیم وحدانیت ۴/ فی نسخہ (۵) موجودہ زمانہ کا اوتار ۸/ فی نسخہ (۶) سوانح حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مصنفہ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب غیر مجلد ۸/ مجلد اعلیٰ ۱/ فی نسخہ۔ انگریزی ۸/ (۷) ایک عیسائی کے تین سوالوں کے جوابات از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲/ فی نسخہ (۸) کرشن اوتار ثانی (۹) حضرت مسیح موعود کے متعلق بائبل کی نشانات پورے ہوگئے ۲/۸/- فی سینکڑہ

انگریزی لٹریچر (۱) The teaching of Islam غیر مجلد ۱/۴/- مجلد ۲/- روپے فی نسخہ (۲) A Present to his Royal Highness the prince of Wales مجلد ۲/۴/- ۱/۸/- فی نسخہ (۳) An out line of the Ahmadiyya Community -/۱۲/- فی نسخہ (۴) How to save the World. (۵) The unassailable Citadel. (۶) World Troubles and the way out ۲/۶/- فی سینکڑہ

ہندی لٹریچر (۱) پیغام صلح ہندی ۴/ فی نسخہ (۲) ست سندیش ۸/ فی نسخہ (۳) شانتی کا اپائے -/۸/۲ روپے فی نسخہ

گورمکھی لٹریچر (۱) پیغام صلح ۳/ فی نسخہ (۲) ساڈا رسول ۲/ فی نسخہ (۳) ست بچن لڑی ۸/ فی نسخہ (۴) سکھ سینہا ۴/ فی نسخہ (۵) حضرت باوا نانک اور تعلیم وحدانیت ۴/ فی نسخہ (۶) اسلام اور سکھ گرنتھ ۱/ فی نسخہ (۷) امن عالم ۱/ فی نسخہ (۸) عرشی چولہ ۴/ فی نسخہ (۹) باوا نانک جی مہاراج دی پیشگوئی ۲-۸-۰ روپے فی سینکڑہ (۱۰) پرگٹ وٹالہ دا گورو ۲-۸-۰ فی سینکڑہ۔

ملنے کا پتہ:۔ دفتر نشر واشاعت قادیان۔

تبلیغی ٹریکٹوں کی اشد ضرورت

امین آباد ضلع گوجرانوالہ میں ہر سال منڈی مویشیاں لگتی ہے۔ جس میں پنجاب کے مختلف اضلاع سے ہزارہا کی تعداد میں لوگ شامل ہوتے ہیں۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے کہ ہم پیغام احمدیت بذریعہ لٹریچر ان لوگوں تک پہنچائیں۔ جماعتوں اور احباب کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ اردو ہندی گورمکھی اور انگریزی ٹریکٹ جن کے پاس ہوں۔ ذیل کے پتہ پر بھیج کر عنداللہ ماجور ہوں۔

حکیم دین محمد صاحب سیکرٹری تبلیغ چوک تھانہ گوجرانوالہ

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

ع ۹۳۴۰ منکہ چوہدری بشارت احمد بی۔اے ولد حافظ عبدالعزیز صاحب قوم چوہان راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی چھاؤنی فیروزپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائیداد نہیں۔ فی الحال اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا ہوں گا۔ میری موجودہ تنخواہ -/۱۴۰ روپے ماہانہ ہے۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد چوہدری بشارت احمد بی۔اے۔ معرفت محمد یاسین خاں صاحب محلہ ... مکان ۲۱ صدر بازار فیروزپور۔ گواہ شد چوہدری بشیر احمد۔ گواہ شد اقبال احمد خاں ایاز گواہ شد محمد یوسف خاں۔

ع ۹۳۴۵ منکہ ریشم بی بی زوجہ مرزا امیر الدین صاحب مرحوم قوم مغل عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۲۶ء ساکن گجرات حال لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹/۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد مبلغ -/۱۵۰ روپیہ نقد پس انداز ہے۔ میں اس رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ ریشم بی بی موصیہ لٹن انکو مفا کلس روڈ لاہور۔ گواہ شد مرزا رحمت اللہ فرزند موصیہ۔ گواہ شد ضیاء اللہ ٹکٹ کلکٹر وزیر آباد سٹیشن۔

ع ۹۳۴۶ منکہ حبیب اختر شرما بنت فتح محمد صاحب شرما قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳/۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ مجھے اس وقت مبلغ پانچ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی۔ اگر میری وفات کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ حبیب اختر شرما موصیہ فتح منزل دارالشکر قادیان۔ گواہ شد فتح محمد شرما والد موصیہ گواہ شد امۃ اللہ بیگم والدہ موصیہ۔

ع ۹۳۴۷ منکہ رہنمائی بیگم زوجہ عبد... فاروقی صاحب قوم عباسی عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن علی پور کھیڑہ ڈاکخانہ مین پوری صوبہ یو۔پی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۳/۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ زیورات طلائی ۵ تولے اور زیورات نقرئی نصف سیر۔ میں مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ رہنمائی بیگم قادیان دارالرحمت

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۲۷ مارچ۔ آج مرکزی اسمبلی میں ۵۹ ووٹوں کے مقابلے میں ۷۶ کی حمایت سے سرکاری ممبر کی یہ تحریک منظور ہو گئی۔ کہ فنانس بل پر غور کیا جائے۔ مسلم لیگ نے سرکار کا ساتھ دیا۔ اور کانگرس نے مخالفت کی۔

پشاور ۲۷ مارچ سرحدی اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کر کے صوبہ سرحد کی حکومت سے استدعا کی ہے کہ نمبرداری کا طریق کار ختم کر دیا جائے۔ اور مالیہ فراہم کرنے کے لئے کوئی اور سسٹم جاری کیا جائے۔

بمبئی ۲۷ مارچ۔ بمبئی کے چھ ہزار خاکروبوں نے پانچ اپریل کو ہڑتال کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ انہوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر بلدیہ نے ہمارے مطالبات منظور نہ کئے تو ہم کام کاج چھوڑ دیں گے۔

نیویارک ۲۷ مارچ۔ جمعیت اتحاد اقوام کی سکیورٹی کونسل نے گذشتہ شب دو ووٹ کے مقابلے میں نو ووٹوں کی مخالفت سے روس کی اس تجویز کو مسترد کر دیا۔ کہ ایرانی روسی نزاع کے معاملے کو ایجنڈا سے خارج کر دیا جائے۔ صرف روس اور پولینڈ نے اس کی مخالفت کی۔

نئی دہلی ۲۷ مارچ۔ حکومت ہند کے فنانس ممبر نے آج مرکزی اسمبلی میں اعلان کیا کہ پوسٹ کارڈ کی قیمت دو پیسے کر دی گئی ہے۔ مٹی کے تیل سے محصول گھٹا دیا گیا ہے۔ اور نو پیسے کی بجائے چھ پیسے کر دیا گیا ہے۔ دیا سلائی کی قیمت فی ڈبیہ دو پیسے کر دی گئی ہے۔

لاہور ۲۷ مارچ۔ سر فیروز خاں نون نے پنجاب اسمبلی میں ایک کٹ موشن کا نوٹس دیا ہے۔ جس کے ذریعہ سے مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ کسی فرد کو اعزاز یا خطاب سے سرفراز نہ کیا جائے۔

لاہور ۲۷ مارچ شیخ صادق حسن صاحب امرتسری نے وزیر اعظم سے استدعا کی ہے کہ قرآن مجید کی طباعت و فروخت پر کنٹرول کرنے کے لئے ایک بل اگلے سیشن میں پیش کیا جائے۔ اس بل کا مقصد یہ ہے۔ کہ قرآن مجید کو طباعت اور فروخت کے دوران میں ہر قسم کی بے حرمتی سے محفوظ رکھا جائے۔

نئی دہلی ۲۷ مارچ۔ آج سرکاری طور پر اعلان کیا گیا۔ کہ مرکزی اسمبلی کا اجلاس ۱۸ اپریل تک جاری رہے گا۔ نواب صدیق علی خاں نے شکوہ کیا۔ کہ آل انڈیا ریڈیو سے مسٹر گاندھی کو تو مہاتما گاندھی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ لیکن قائد اعظم کو صرف مسٹر جناح کہا جاتا ہے۔ نواب صاحب نے مطالبہ کیا۔ کہ بالآئندہ ریڈیائی اعلانات میں صاف طور پر قائد اعظم کہا جائے۔ یا گاندھی جی کے خطاب کا بھی ذکر نہ کیا جایا کرے۔

بمبئی ۲۷ مارچ۔ کمیونسٹ پارٹی کا ایک رکن اور رسالہ "سٹوڈنٹ" کا منیجر جو انتخابی تصادم میں کانگرسیوں کے ہاتھوں بری طرح زخمی ہوا تھا ہسپتال میں چل بسا ہے۔

کلکتہ ۲۷ مارچ۔ بنگال کے صوبائی انتخابات میں اب تک ۷۵ مسلم لیگی امیدواروں کی کامیابی کا اعلان ہو چکا ہے۔ کرشک پرجا پارٹی کا صرف ایک امیدوار کامیاب ہو چکا ہے۔ اب تک پارٹی پوزیشن یہ ہے۔ مسلم لیگ ۷۵۔ کانگرس ۵۲۔ یورپین ۲۴۔ آزاد ۱۰۔ کمیونسٹ ۲۔ اینگلو انڈین ۴۔ ہندو مہاسبھا ۱۔ کرشک پرجا ۱۔

یروشلم ۲۷ مارچ۔ چار ہزار الفاظ پر مشتمل ایک محضر نامہ اینگلو امریکن تحقیقاتی کمیشن کے سیکرٹریوں کے میز پر رکھا ہوا ملا۔ یہ محضر نامہ یہودیوں کی خفیہ انجمن کی طرف سے پیش کیا گیا ہے۔ محضر نامہ کے ساتھ یہودیوں کی تحریک مزاحمت کے لیڈر کا ایک خط بھی منسلک تھا۔ محضر نامہ میں یہ واضح کیا گیا تھا۔ کہ فلسطین میں یہودیوں کی مسلح افواج کا مقصد یہودیوں کی نوآبادی اور تعمیرات کی حفاظت ہے۔ تحریک مزاحمت کو مٹانے کے لئے فلسطین کے تمام یہودیوں کو مٹانا۔ اور دنیا کے تمام یہودیوں کے دلوں سے صیہونیت کی محبت کو نکالنا ضروری ہوگا۔ برطانی حکومت یا تو یہودیوں سے انصاف کرے یا انہیں تباہ کر دے۔ ہم کسی حالت میں ہتھیار نہیں ڈالیں گے۔ محضر نامہ میں اینگلو امریکن کمیشن کو متنبہ کیا گیا کہ صیہونیت کے خلاف فیصلہ نہ کریں۔ یہودی ریاست کے قیام سے انکار نہ کیا جائے۔ اور نو آبادکاری کے لئے زیادہ سے زیادہ یہودیوں کو فلسطین میں آنے کی اجازت دی جائے۔

چنگکنگ ۲۷ مارچ۔ چین کے وزیر خارجہ ڈاکٹر وانگ شی چی نے اعلان کیا۔ کہ روس نے یہ وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ شمال مشرقی چین سے اپنی تمام فوجیں ماہ اپریل کے ختم ہونے تک ہٹالے گا۔ شمال مشرقی چین سے روسی فوجوں کو ہٹانے کی تاریخیں اتنی مرتبہ ملتوی کی گئی ہیں۔ کہ چین میں روس کے اس تازہ وعدہ پر کسی قسم کا جوش و خروش ظاہر نہ کیا گیا۔

لنڈن ۲۷ مارچ۔ تین دیو ہیکل اڑن قلعے آئندہ چند ہفتوں میں قطب شمالی پر پرواز کریں گے۔ تاکہ اس بات کا مشاہدہ کیا جائے۔ کہ قطب کی مقناطیسی کشش کس حد تک راڈار آلات پر اثر انداز ہوتی ہے۔ جس کا تجربہ کیا جائے گا۔ اس کی رو سے بحری جہاز ہر وقت یہ معلوم کر سکیں گے۔ کہ وہ اس وقت کس عرض بلد اور طول بلد پر موجود ہیں۔

نئی دہلی ۲۷ مارچ۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وائسرائے ہند نے وائسرائے وار فنڈ کو ۳۱ مارچ سے بند کر دینے کا فیصلہ کر دیا ہے۔

کراچی ۲۷ مارچ۔ پولیس نے کل شام ضلع نواب شاہ کے ایک گاؤں میاں داد پر چھاپہ مارا۔ یہاں حروں کی ایک ٹولی نے پولیس کا مقابلہ کیا۔ دو حر اور ایک پولیس والا مارے گئے۔ ایک سب انسپکٹر مجروح ہوا۔

امرتسر ۲۷ مارچ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کے الزام میں گرفتار شدہ ۱۹ مسلم لیگیوں میں سے سولہ کو ضمانت پر رہا کر دیا۔ اور دیگر افراد کو کرفیو آرڈر کی خلاف ورزی کے الزام میں پچیس پچیس روپے جرمانہ کی سزا دی۔

لاہور ۲۷ مارچ۔ چوہدری غلام فرید ایم۔ ایل۔ اے کے متعلق مزدور اخبارات نے یہ پراپیگنڈا کر رکھا ہے۔ کہ وہ ممبر منتخب نہیں ہوئے۔ بلکہ ان کی جگہ غلام فرید اسراری منتخب ہوئے ہیں۔ یہ خبر بالکل بے بنیاد ہے۔ چوہدری صاحب باقاعدہ ممبر منتخب ہوئے ہیں۔ اور اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کر رہے ہیں۔

لاہور ۲۶ مارچ۔ کل صوبائی سکاؤٹ ریلی کے افتتاح کے لئے ہز ایکسیلنسی چیف سکاؤٹ مسٹر گلانسی ساڑھے پانچ بجے تشریف لائے۔ اور اپنی افتتاحی تقریر میں سکاؤٹس کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے انہیں دوران جنگ میں امن قائم رکھنے پر مبارک باد دی۔ اور تلقین کی کہ وہ اپنی آئندہ زندگی بھی سوشل سروس کے لئے وقف کر کے اپنے ضمیر کو سیاسی اور مذہبی جھگڑوں سے پاک رکھیں۔ ۱۹۳۸ء کے بعد یہ پہلی ریلی منائی جا رہی ہے۔ تقریباً تیرہ صد پچاس سکاؤٹس نے اس جشن میں حصہ لیا۔ ۱۹۴۱ء میں ۱۹۴۵ء میں ۸۰۰۰۔ اور امسال سکاؤٹس کی تعداد ۱۰۵۰۰ تک پہنچ گئی ہے۔

نئی دہلی ۲۷ مارچ۔ آج دہلی میں وزارتی مشن نے ایگزیکٹو کونسل کے ارکان سے تبادلہ خیالات کیا۔ ۱۲ اپریل کو نیوز پیپرز ایڈیٹرس کانفرنس کی سٹینڈنگ کمیٹی سے ملاقات ہوگی۔

لاہور ۲۷ مارچ۔ سول سپلائیز افسر نے اعلان کیا ہے۔ کہ کسی ہوٹل کا مالک چائے کے ساتھ کیک وغیرہ کے علاوہ کوئی چیز نہیں دے سکے گا۔ حتیٰ کہ پوریاں اور پکوڑے دینے کی اجازت بھی نہ ہوگی۔ پوریاں پکوڑے مانگنے پر اصرار کرنے والوں کے خلاف بھی مقدمہ چلایا جائے گا۔

لاہور ۲۶ مارچ حکومت پنجاب نے خانیوال کے چھ مسلم لیگ کارکنوں کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں جو اپیل دائر کر رکھی تھی